نماز

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

اسلام کے چار بنیادی ارکان میں سے نماز ایک اہم رکن ہے۔ اور نماز بندوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ اور اس کو دینِ اسلام کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان اور کافر کے درمیان وجہِ امتیاز نماز ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ [1]

اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں مت رہو۔

نماز ذریعۂ نجات ہے | نماز نجات کی شرط ہے۔ ایمان کی محافظ ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت و تقویٰ کی بنیادی شرائط قرار دیا ہے۔

الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ [2]

الم۔ یہ کتاب ذکر، کوئی شبہ اس میں نہیں ہدایت ہے (اللہ سے)، ڈر رکھنے والوں کے لیے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کی

[1] الروم - ۳۱

[2] البقرہ - ۱، ۲، ۳

پابندی کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى [1]

بامراد ہوا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا ہے۔

کامیابی کا راز نماز کو قرار دیا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔ [2]

اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔

نماز ہی میں علائق دنیوی کے رشتے کٹتے ہیں۔ گناہوں کی کثافتیں دھلتی ہیں۔ اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور انسان کی روحِ ناصبور چین اور سکون سے ہم آغوش ہوتی ہے کہ قلبی اطمینان بغیر ذکرِ الٰہی کے ممکن نہیں۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ [3]

خدا کی یاد سے دلوں کو تسکین ہوتی ہے۔

اور نماز کا مقصد یادِ الٰہی بتایا گیا ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ [4]

اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔

قلب انسانی نماز کی بدولت، تجلیات و انوارِ الٰہی کا مہبط بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ نماز دل کی روشنی ہے۔ [5]

---

[1] الاعلیٰ۔ ۱۴، ۱۵
[2] المومنون۔ ۹
[3] الرعد۔ ۲۸
[4] طٰہٰ۔ ۱۴
[5] سیرت النبی جلد ۵ ص ۴۳

نماز کی پابندی ضروری ہے

نماز کی پابندی ہر وقت ضروری ہے اور پابندی میں حفاظت اور سلامتی کا راز پوشیدہ ہے۔ اور اسلام میں یہی ایک فریضہ ہے جو سنِ بلوغ سے لے کر آغوشِ لحد تک کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتا۔ اور یہی ایک فریضہ ہے جو ہر مرد و زن، امیر و فقیر، بوڑھے اور جوان پہ فرض ہے۔ نہ میدانِ جنگ کے ہیبت ناک احوال و مناظر اس عزیز فریضہ کی ادائیگی میں مانع آ سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور عذر اس کے ترک کا سبب بن سکتا ہے۔ عذر کی صورت میں آسانیاں فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن مسلمان ہوتے ہوئے اس فریضہ کی بجا آوری سے فرار ممکن نہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ[1]

اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

گویا نماز کا ترک کرنا مشرکوں میں سے ہو جانے کے ہم معنی ہے۔

قیامت کے روز جب کفار سے یہ سوال کیا جائے گا کہ تمہارے جہنم میں آنے کا کیا سبب ہے تو وہ جواب میں کہیں گے۔

لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ[2]

ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ[3]

بندہ (مسلم) اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے (یعنی اگر نماز چھوڑ دے گا تو کفر کی (سرحد) سے جا ملے گا۔

---

[1] الروم - ۳۱

[2] المدثر - ۴۳

[3] صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۸

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

العهد الذی بیننا و بینهم الصلوٰة فمن ترکها فقد کفر[1]

ہمارے اور ان کے درمیان صرف نماز کا عہد ہے۔ پس جس نے نماز کو ترک کیا۔ وہ کافر ہوا۔ (یعنی اگر ترک کو حلال جان کر نماز نہ پڑھی)۔

نماز کی حفاظت حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جو شخص نماز پر محافظت کرے گا تو نماز اس کے لیے قیامت میں روشنی، برہان، اور ذریعۂ نجات ہوگی۔ اور جو نماز کی محافظت نہیں کرے گا اس کے لیے نہ روشنی ہوگی، نہ دلیل (ایمانی) اور نہ نجات اور قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"[2]

امام ترمذی (م ۲۷۹ھ) جامع ترمذی میں اور امام بغوی (م ۵۱۹ھ) نے شرح السنہ میں عبداللہ بن شقیق کا یہ قول نقل کیا ہے۔

کان اصحاب رسول صلی اللہ علیه وسلم لا یرون شیئاً من الاعمال ترکه کفر غیر الصلوٰة[3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے"

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مسند احمد، جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۔

[2] مسند احمد، دارمی، بیہقی، مشکوٰۃ ص ۵۸۔

[3] مشکوٰۃ ص ۵۹۔

سات باتوں کی وصیت کی ، جن میں سب سے پہلی اہم دو باتیں یہ ہیں:

لا تشرکوا باللہ وان قطعتم او حرقتم ولا تترکوا الصلوٰۃ متعمدین فمن ترکہا فقد خرج من الملۃ [1]

" اللہ کے ساتھ کبھی شرک نہ کرو، اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تم کو آگ میں جلا دیا جائے۔ اور خبردار کبھی دانستہ نماز نہ چھوڑو، کیونکہ جس نے عمداً نماز چھوڑی وہ ملت سے نکل گیا۔"

نماز کو ترک کرنا تو بڑا گناہ ہے۔ اگر اس کے ادا کرنے میں سستی کی جائے تو اس کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى [2]

"جب وہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو سستی کرتے ہوئے اٹھتے ہیں۔"

نماز کے دوام کی ضرورت اور اس کے ترک کے خطرات پر مولانا ابوالحسن علی ندوی رح لکھتے ہیں:

"یہ ایک ایسا فریضہ ہے جو کسی نبی اور رسول سے بھی ساقط نہیں ہوتا۔ چہ جائے کہ کسی ولی اور عارف اور مجاہد سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ [3] (اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کو روز یقین پیش آئے) - اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ مشاہدہ اور یقین کی منزل پر پہنچنے کے بعد یا اسلام کے راستہ میں مختلف خدمات انجام دینے یا اپنے کارناموں اور اپنے مقام کی وجہ سے یہ فریضہ اس سے ساقط ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور زبردست خطرہ کو دعوت دیتا ہے [4]

(باقی)

---

[1] رسالہ نماز ص ۱۱ محمد منظور نعمانی

[2] النساء - ۱۴۲

[3] الحجر - ۹۹

[4] ارکان اربعہ ص ۸۴